389 ـ مسلمان ہونے والی نصرانی عورت کا ولی

سوال

میرا مسلمان خاندان سے تعلق ہے اورعقیدہ اسلامیہ پر ہی میری پرورش ہونے کے باوجود میری زندگی میں کئي نشیب وفراز آئے جنہیں میں اندھیرا اورجاھلیت شمار کرتا ہوں ، اس مرحلہ میں مجھ سے کچھ برس تک جاہلیت کے کام سرزد ہوتے رہے ۔
لیکن الحمد للہ اللہ تعالی نے مجھے ھدایت سے نوازا اورمجھے پھر صراط مستقیم پر واپس لوٹا دیا ۔
اسی دوران میرے ایک عیسائی لڑکی سے تعلقات بھی رہے ، اوراب اللہ تعالی کے چاہنے سے اسلام بھی قبول کرچکی ہے اوراب ہم شادی کرنے کی تیار کررہے ہیں ۔
لیکن ہمیں ایک مشکل درپیش ہے کہ وہ ایک عیسائي دیندار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اوراس کا باپ پادری ہے ، جب اس کے خاندان کو ہمارے تعلقات کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارے تعلقات ختم کرنے میں ہر قسم کے وسائل استعمال کیے حالانکہ ہم نے انہیں اس کے اسلام کا بھی نہیں بتایا تھا ۔
اب ہمارے یہ تعلقات اس درجہ تک جا پہنچے ہیں کہ وہ اپنے خاندان سے لڑنے اورمیرے ساتھ بھاگنے پر بھی تیار ہے ، باوجود اس کے کہ ہمیں اس معاملہ میں بہت ساری صعوبات کا بھی علم ہے ، لیکن ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں ، مجھے یہ بھی علم ہے کہ شریعت اسلامیہ میں عورت کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوسکتا ، جوکہ میرے علم کے مطابق عورت کے خاندان سے ہونا چاہیے ۔
یہاں میراپہلا سوال یہ ہے کہ : کیا اس کے خاندان کے بغیر ہماری شادی کو سوچنا شریعت اسلامیہ کے موافق ہے ؟
دوسرا سوال یہ ہے کہ : اگر ایسا کرنا جائز ہے تو پھر عورت کا ولی کون ہوگا ، کیونکہ اس کے خاندان میں سے کوئي بھی اس شادی پر رضامند نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

ہم اللہ تعالی جو کہ صاحب فضل واحسان کامالک ہے کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو گمراہی اورضلالت اور حیرانی وپریشانی اورضیاع کے دور سے نکال کردوبارہ حق کی طرف لوٹایا ہے ۔

الله سبحانه وتعالى ہی جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب کرتا ہے اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ الله تعالی کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے الله تعالی کے حقوق ادا کریں اورایسے کاموں سے اجتناب کریں جن سے الله تعالی نے منع فرمایا ہے اورجواس کے غضب کا باعث بنتے ہیں ۔

اوراس کے ساتھ ساتھ آپ کو ہرچیز سے زیادہ محبوت یہ ہونا چاہیے کہ آپ جوعمر گمراہی ضلالت میں ضائع کرچکے ہیں اس کا استدراک کرتے ہوئے اعمال صالحہ کرنے کی کوشش کریں اورخیر وبھلائي کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ پچھلے وقت کا تدارک کیا جاسکے ۔

دوم :

جب کہ وہ عورت اسلام قبول کر چکی ہے جس پر الله تعالی کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے تواب اس کا کوئي بھی کافر رشتہ دار ولی نہیں بن سکتا ، کیونکہ کسی مسلمان کی ولایت کافر کو نہیں ملتی ، اگر تو وہ ایسے ملک میں رہائش پذیر ہے جہاں پر مسلمان حکمران ہو تو وہ اس کا ولی بنے گا کیونکہ نبی مکرم صلی الله علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ، اورجس کا ولی نہ ہو حکمران اس کا ولی ہوگا) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1880) مسند احمد ، دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7556) ۔

لیکن اگر مسلمان حکمران نہیں تو پھر اس مسئلہ میں مسلمانوں کے مرجع اورامام یا پھر جس کی بات تسلیم کی جاتی ہے مثلا اسلامک سینٹر کے مدیر یا امام مسجد اورخطیب وغیرہ اس کا ولی ہوگا جو اس کانکاح کرے ۔

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (2127) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

والله اعلم .